REGD. No. L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل
ربوہ

یوم چہارشنبہ
خطبہ نمبر ۱
۱۳ رمضان المبارک ۱۳۷۵ھ
فی پرچہ ۱ر

جلد ۴۵/۱۰ | ۲۵ شہادت ۱۳۳۵ ہش | ۲۵ اپریل ۱۹۵۶ء | نمبر ۹۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ مری تشریف لے گئے

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں

ربوہ ۲۴ اپریل۔ کل سہ پہر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بذریعہ موٹر کار ربوہ سے مری تشریف لے گئے۔ سیدہ ام ناصر صاحبہ۔ سیدہ ام وسیم صاحبہ سیدہ ام متین صاحبہ اور سیدہ مہر آپا صاحبہ کے علاوہ صاحبزادی امۃ المتین صاحبہ صاحبزادی امۃ الجمیل صاحبہ۔ اور مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب بھی حضور کے ہمراہ گئے ہیں۔ علاوہ ازیں عملے کے ارکان اور خدام میں سے مکرم ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب مکرم محمد شریف صاحب اشرف اسسٹنٹ پرائیویٹ سکرٹری اور محمد حسین صاحب چیمہ افسر حفاظت کو بھی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی معیت میں مری جانے کا شرف حاصل ہوا۔

نیز دیگر ارکان عملہ میں سے مکرم ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب۔ مکرم مولوی محمد یعقوب صاحب اور مکرم ابو المنیر نور الحق صاحب مری جانے کے لئے کل شام ربوہ سے بذریعہ ریل روانہ ہو گئے۔ مکرم مولوی عبد الرحمٰن صاحب انور پرائیویٹ سیکرٹری پہلے ہی مری پہنچ چکے ہیں۔

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت وسلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

امیر مقامی

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس عرصہ کے لئے ربوہ میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو مقامی امیر مقرر فرمایا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ڈاک کا پتہ

مری میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ڈاک کا پتہ حسب ذیل ہوگا۔

"خیبر ولا" سنی بنک
(کوہ مری)

درس قرآن مجید

ربوہ ۲۳ اپریل۔ کل سے مسجد مبارک میں مکرم مولوی عبد الغفور صاحب نے سورہ یونس سے قرآن مجید کا درس شروع کر دیا ہے۔ آپ سورہ کہف تک درس دیں گے۔ آپ سے قبل ۱۰ رمضان المبارک کو مکرم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے سورہ مائدہ سے سورہ اعراف تک درس مکمل کیا تھا۔ مقامی احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر درس سے مستفید ہوں۔

سحری و افطار

	سحری	افطاری
۱۲ رمضان المبارک		۶ بجکر ۲۸ منٹ
۱۳ ر ”	۴ بجکر ۳ منٹ	۶ ” ۲۸ ”

ڈاکٹر خان صاحب نے "ری پبلکن پارٹی" کے نام سے ایک نئی سیاسی جماعت بنا لی

"ری پبلکن پارٹی میں ہر شخص کو شرکت کی آزادی حاصل ہے"

لاہور ۲۴ اپریل۔ مغربی پاکستان کے وزیر اعلیٰ ڈاکٹر خان صاحب نے ایک نئی پارٹی بنانے کا اعلان کیا ہے۔ جس کا نام ری پبلکن پارٹی ہوگا۔ پارٹی کے قیام کا فیصلہ مغربی پاکستان اسمبلی کے متعدد اراکین کے ایک اجلاس میں کیا گیا۔ جو ڈاکٹر خان صاحب کی اقامت گاہ پر منعقد ہوا۔ نئی پارٹی کا اعلان کرنے کے بعد ڈاکٹر خان صاحب نے اخباری نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے بتایا۔ کہ وہ اور ان کے ساتھی مرکز میں وزیر اعظم مسٹر محمد علی کی بدستور حمایت کریں گے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ ری پبلکن پارٹی کی قومی اسمبلی میں بھی علیحدہ پارٹی ہوگی۔ ڈاکٹر خان صاحب نے کہا نو تشکیل پارٹی کل پاکستان بنیادوں پر کام کرے گی۔

مغربی پاکستان کے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اگر انہیں ایوان اسمبلی میں ایم ایلوں کی اکثریت حاصل نہ ہو سکی۔ تو وہ اپنے عہدے سے الگ ہو جائیں گے۔ انہوں نے کہا ان کے لئے کسی خاص عہدہ میں کوئی کشش نہیں ہے وہ عہدہ پر ہوں یا نہ ہوں۔ ملک کی خدمت ان کا نصب العین ہے۔

ڈاکٹر خان صاحب نے مزید کہا کہ اپنے ساتھیوں اور احباب کے مشورہ کے بعد وہ اس نتیجہ پر پہنچے تھے۔ کہ موجودہ مرحلہ پر عوام کی خدمت کیلئے ایک سیاسی پارٹی کا قیام نہایت ضروری ہے۔ مغربی پاکستان کے وزیر اعلیٰ نے بتایا کہ وہ کسی پارٹی سے بھی تعلق رکھنے کے حامی نہیں تھے۔ لیکن موجودہ حالات کے پیش نظر انہیں اپنا ارادہ بدلنا پڑا۔ انہوں نے مزید بتایا وہ نہ صرف مغربی پاکستان بلکہ سارے پاکستان کی سیاست میں حصہ لیں گے۔

ایک اور سوال کا جواب دیتے ہوئے ڈاکٹر خان صاحب نے بتایا کہ ری پبلکن پارٹی میں ہر شخص کو شرکت کی آزادی حاصل ہوگی۔ رکنیت کے سلسلہ میں رنگ ونسل اور مذہب کا

* کوئی امتیاز نہیں ہوگا۔ ہر رکن کے لئے پارٹی کے اغراض ومقاصد کی پابندی لازمی ہوگی۔

توقع ہے کہ آج صبح ایڈہاک کمیٹی کی تشکیل کے لئے ایک سب کمیٹی کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔ ایڈہاک کمیٹی پارٹی کا منشور تیار کرے گی۔ جس کے بعد کارکنوں کی ایک کنونشن منعقد کی جائے گی ڈاکٹر خان صاحب کو اس کمیٹی کا کنوینر مقرر کیا گیا ہے۔

لبنانی زعماء سے وزیر خارجہ حمید الحق چوہدری کی ملاقاتیں

باہمی مفاد کے معاملات پر گفت وشنید

بیروت ۲۴ اپریل۔ کل شام یہاں وزیر خارجہ جناب حمید الحق چوہدری نے لبنانی زعماء سے باہمی مفاد کے معاملات پر گفت وشنید کی۔ وہ تہران میں بغداد کونسل کے اجلاسوں میں شرکت کے بعد دمشق ہوتے ہوئے کل یہاں پہنچے تھے۔ بیروت پہنچنے کے تھوڑی دیر بعد انہوں نے لبنان کے صدر جناب کمیل شمعون سے ملاقات کی۔ بعد ازاں وہ لبنان کے وزیر اعظم سے ملے۔ اس سے قبل دمشق میں انہوں نے شام کے وزیر اعظم اور وزیر خارجہ سے بھی باہمی مفاد کے معاملات پر بات چیت کی تھی۔ جناب حمید الحق چوہدری بیروت سے کراچی واپس آئیں گے۔

لبنان میں یہودی جاسوسوں کا گروہ

بیروت ۲۴ اپریل۔ لبنان میں یہودیوں کے ایک جاسوسی گروہ کا پتہ چلا ہے۔ جس کا جال سارے لبنان میں پھیلا ہوا ہے۔ حکومت کو معلوم ہوا ہے۔ کہ اس گروہ کا اسرائیل کے ساتھ

* رابطہ قائم ہے۔ گروہ کے بہت سے آدمیوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے مزید تحقیقات جاری ہے۔

گندم کی نقل وحرکت پر پابندی

لاہور ۲۴ اپریل۔ صوبائی حکومت نے ایک اعلان کے ذریعہ سارے صوبہ میں گندم کی نقل وحرکت پر پابندی لگا دی ہے اب حکومت کی اجازت کے بغیر گندم ایک مقام سے دوسرے مقام کو منتقل نہیں کی جا سکے گی۔ گندم کا ذخیرہ رکھنے اور خرید وفروخت کرنے والوں کو اپنے قریبی فوڈ کنٹرولر کو اطلاع دینی ہوگی۔ نیز آٹا گندم کی زیادہ سے زیادہ قیمت فروخت دس روپے اور آٹے کی ساڑھے دس روپے فی من مقرر کی گئی ہے۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

خطبہ جمعہ ۱۷

موجودہ ایام میں خصوصیت کے ساتھ دعائیں کرو کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحت والی اور کام کرنے والی زندگی عطا فرمائے

اگر اللہ تعالیٰ کوئی بشارت دے تو مومن کا فرض ہوتا ہے کہ وہ اپنی دعاؤں اور جدوجہد کو اور بھی تیز کر دے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۳ اپریل ۱۹۵۶ء بمقام ربوہ

- یہ خطبہ صیغۂ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔ - خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل انچارج شعبہ زود نویسی

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

کراچی سے آنے کے بعد پہلے ستمبر اور اکتوبر کے مہینوں میں طبیعت خراب رہی۔ اس کے بعد اچھی ہونی شروع ہوگئی۔ اور دسمبر میں تو بہت اچھی ہوگئی۔ حتیٰ کہ جلسہ سالانہ پر میں نے کئی گھنٹہ تک تقریریں کیں۔ پھر جنوری میں بھی طبیعت اچھی رہی۔ لیکن فروری کے آخر میں خراب ہونی شروع ہوئی۔ اور اس کا سلسلہ چلتا چلا گیا۔ یہاں تک کہ مارچ میں شوریٰ ہوئی۔ اور اس کے بوجھ کی وجہ سے طبیعت ایسی بگڑی کہ فالج کے حملہ کے بعد بھی پہلے دو چار دن چھوڑ کر اتنی طبیعت نہیں بگڑی تھی۔ جتنی اس وقت بگڑی۔ زیادہ تر یہ خیال ہے۔ کہ میرے معالج ڈاکٹر کی مجھے ایک چٹھی آئی تھی۔ جس میں اس نے لکھا تھا۔ کہ آپ تقریریں جتنی چاہیں کریں۔ لیکن ایسی جگہ نہ بیٹھیں کہ لوگ آپ سے اونچی آواز سے باتیں کر رہے ہوں۔ اور آپ کو ان کا اونچی آواز میں جواب دینا پڑتا ہو۔ اور شوریٰ کی یہی کیفیت ہوتی ہے۔ انگریزی میں ایک محاورہ ہے۔ کہ راؤنڈ دی ٹیبل ٹاک

(Round the table talk.)

یعنی میز کے ارد گرد لوگ بیٹھے ہوں اور ان سے باتیں کی جا رہی ہوں اور

مسائل پر غور و فکر

جاری ہو۔ اور ایسی جگہ بیٹھنے سے اس نے مجھے منع کیا اور کہا کہ میں تقریروں سے نہیں روکتا۔ چنانچہ جلسہ سالانہ پر میں نے ایک تقریر متواتر دو گھنٹہ تک کی۔ اور اس سے پہلے بھی دو دن تقریریں کرتا رہا۔ مگر خدا تعالیٰ کے فضل سے مجھے کوئی کوفت نہ ہوئی۔ لیکن شوریٰ کے بعد طبیعت ایسی بگڑی کہ یوں معلوم ہوتا تھا کہ میرے ہوش و حواس جاتے رہے ہیں۔ اور جسم بالکل بے کار ہوگیا ہے۔ کچھ یہ بھی خیال ہے۔ کہ اس وقت گرمی کا موسم آچکا تھا۔ اور پھر شوریٰ کی کیفیت راؤنڈ دی ٹیبل ٹاک والی تھی۔ یعنے لوگ بولتے تھے۔ اور مجھے ان کی باتوں پر غور کرنا پڑتا تھا۔ اور پھر مجھے بولنا پڑتا تھا۔ اور ڈاکٹر نے لکھا تھا کہ یہ سخت مضر ہے۔ پھر بعد میں معلوم ہوا کہ ان ایام میں گرمی کی وجہ سے انتڑیوں اور معدہ پر بھی برا اثر پڑا۔ شوریٰ سے پہلے ہی میری بھوک بند تھی۔ لیکن پھر اور بھی بند ہوگئی۔ اسطرح انتڑیوں کی یہ کیفیت ہوگئی۔ کہ اسہال روکنے کی دوا دی جاتی۔ تو بالکل قبض ہو جاتی۔ اور اجابت والی دوا دی جاتی تو اسہال شروع ہو جاتے۔ غرض طبیعت اس قدر منقلب ہوگئی۔ کہ وہ انتہا کی طرف جاتی تھی اگر قبض کی طرف جاتی۔ تو کئی کئی دن تک اجابت کی طرف مائل ہی نہیں ہوتی تھی۔ اور اگر اسہال کی طرف جاتی۔ تو دن میں کئی کئی دفعہ اسہال آجاتے۔ گویا انتڑیاں اور معدہ بالکل خراب ہوگیا۔ گو اللہ تعالیٰ کا

یہ فضل ہوگیا

کہ پہلے ڈاکٹروں کی توجہ ادھر نہیں گئی تھی۔ لیکن اس بیماری کی وجہ سے انہیں انتڑیوں کے علاج کا خیال پیدا ہوا۔ چنانچہ ابھی چار پانچ دن سے ہی ادھر توجہ ہوئی ہے۔ تو پھر خدا نے ایک نئی طاقت بخش دی ہے۔ باقی وہ جو احساس تھا کہ گرمی کی وجہ سے طبیعت خراب ہوئی ہے۔ اس کے لئے انجمن نے ایک کثیر رقم خرچ کرکے کراچی میں کوٹھی بنوائی تھی۔ اور اس سے غرض یہ تھی کہ وہاں مبلغ رہے۔ اور اس کے ساتھ جماعت کی لائبریری اور ریڈنگ روم بھی ہو۔ تاکہ وہاں سلسلہ کی اعلیٰ درجہ کی نمائندگی ہوسکے۔ یہ کوٹھی پچھلے سال بن رہی تھی۔ میں انگلستان سے بھی بار بار انہیں توجہ دلاتا رہا۔ کہ جلدی کوٹھی بناؤ۔ اور وہ ہمیشہ یہی کہتے۔ کہ آپ کے آنے تک بن جائے گی۔ جب میں واپس آیا۔ تو گو کوٹھی بن چکی تھی۔ مگر اس میں پانی اور بجلی کا انتظام نہیں تھا۔ اسی وجہ سے مجھے جلدی ربوہ آنا پڑا۔ یہاں گرمی زیادہ تھی۔ اور اس کا طبیعت پر برا اثر ہوا۔ بہرحال میں نے پھر وہاں کے دوستوں سے کہنا شروع کیا کہ کوشش کرو کہ بجلی لگ جائے۔ اور روشنی اور پنکھے کا انتظام ہو جائے۔ انہوں نے وعدہ کیا کہ ستمبر میں لگ جائیں گے۔ مگر ستمبر کا سارا مہینہ گزر گیا۔ اور پنکھے نہ لگے۔ پھر اکتوبر میں خط لکھے۔ تو جواب آیا کہ اگلے ہفتہ لگ جائیں گے۔ مگر اگلا ہفتہ بھی خالی گزر گیا۔ پھر خط لکھے تو جواب آیا بس اگلے ہفتے لگ جائیں گے۔ مگر پھر بھی نہ لگے اور اسطرح اکتوبر کا مہینہ بھی گزر گیا۔ پھر انہوں نے کہنا شروع کیا کہ نومبر میں لگ جائیں گے اور ہر بار یہی کہتے کہ اگلے ہفتہ لگ جائیں گے مگر نومبر بھی گزر گیا۔ اور ان کا اگلا ہفتہ نہ آیا۔ پھر دسمبر کا مہینہ شروع ہوگیا۔ اور پھر انہوں نے یہی کہنا شروع کر دیا۔ کہ بس اگلے ہفتے لگ جائیں گے۔ آخر جلسہ پر وہاں سے دوست آئے۔ تو میں نے ان سے کہا کہ اگلے ہفتہ کے کوئی معنے ہونے چاہئیں۔ اتنا عرصہ گزر گیا۔ اور آپ نے کوئی کام نہیں کیا۔ کہنے لگے بس اب جنوری میں بجلی آ جائے گی۔ اور پنکھے لگ جائیں گے چنانچہ جنوری میں پھر ان سے خط و کتابت شروع ہوئی۔ اور جواب آیا کہ بس لگ گئی۔ میں نے پوچھا کہ لگ گئی سے مراد کیا ہے۔ کہنے لگے۔ لگ گئی سے یہ مراد ہے۔ کہ محکمہ والوں نے بجلی لگانے کا پکا وعدہ کر لیا ہے۔ غرض انہی وعدوں میں جنوری کا مہینہ گزرا۔ پھر فروری کا مہینہ گزر گیا۔ اور مارچ شروع ہوگیا۔ مارچ میں جب وہ مجلس شوریٰ پر آئے۔ تو میں نے کہا کہ خدا کا خوف کرو۔ اتنا معمولی کام بھی تم سے نہیں ہوسکا۔ اس پر شیخ عبد الحق صاحب انجنیئر جنہوں نے بڑی محنت سے کوٹھی کا کام کیا ہے۔ اور گو ان سے بعض غفلتیں بھی ہوتی رہی ہیں۔ مگر وہ ہمارے

شکریہ اور دعا کے مستحق

ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اب واپس جاتے ہی کام مکمل ہو جائے گا۔ اور آپ کو تار بھجوا دوں گا۔ چنانچہ اتنی بات تو سچ نکلی کہ ان کی طرف سے تار آگیا کہ بجلی لگ گئی ہے۔ مگر ساتھ ہی ایک دوسرا تار آگیا کہ جماعت کو کوٹھی کی سخت ضرورت ہے ہمیں استعمال کرنے کی اجازت دی جائے مگر یہ نہ لکھا کہ کتنے کمروں کی ضرورت ہے۔ اور کب تک ضرورت ہے۔ گویا وہ جو خیال تھا کہ شوریٰ کے بعد طبیعت کی بحالی کے لئے میں کہیں چلا جاؤں وہ پورا نہ ہوسکا۔ گرمی تو کراچی میں بھی ہے۔ لیکن وہاں ہوا چلتی رہتی ہے۔ اور پھر پنکھے لگے ہوئے ہوں۔ تو پھر

گرمی سے تکلیف

محسوس نہیں ہوتی۔ مگر انہوں نے کہا بجلی تو ہم نے لگا دی ہے،

مگر آپ کی خاطر نہیں لگائی۔ اپنی خاطر لگائی ہے۔ اس لئے عارضی طور پر ہمیں اس کوٹھی کے استعمال کی اجازت دی جائے۔ اب میں ایسا بے حیا تو نہیں ہو سکتا تھا۔ کہ دو سال سے جو لوگ کوٹھی بنوا رہے تھے۔ ان کو بھی استعمال کرنے کی اجازت نہ دیتا۔ میں نے لکھ دیا۔ کہ تم استعمال کر سکتے ہو۔ مگر یہ بتائیے۔ کہ عارضی کا مفہوم کیا ہے۔ آیا دس دن مراد ہیں یا دس سال مراد ہیں۔ یا دس صدیاں مراد ہیں۔ مگر وہاں سے کوئی جواب نہیں آتا۔ حالانکہ اس کوٹھی میں سولہ کمرے ہیں۔ اور اتنے کمرے گورنر جنرل کی کوٹھی میں بھی نہیں ہیں۔ اور ہماری جماعت کا کوئی

بڑے سے بڑا امیر آدمی بھی

وہاں ایسا نہیں۔ جس کی کوٹھی کے سولہ کمرے ہوں۔ راجہ صاحب کی وہاں کوٹھی ہے۔ جو ہماری اس کوٹھی کے تیسرے حصہ کے برابر ہے۔ اور نو سو روپیہ ماہوار پر چڑھی ہوئی ہے۔ اگر انہیں کوٹھی کے تیسرے حصہ کی بھی ضرورت ہوتی۔ تو دو تہائی میں ہم گذارہ کر سکتے تھے۔ مگر بار بار پوچھنے کے باوجود وہاں سے کوئی جواب نہ آیا۔ ڈگو اب ہزار خرابی کے بعد اور میری صحت برباد کر دینے کے بعد جواب آیا کہ کوٹھی خالی ہے آجائیں) اگر وقت پر جواب آجاتا۔ تو مجھے بڑی رقم خرچ کر کے چاروں طرف پہاڑوں پر انتظام کرنے کے لئے آدمی دوڑانے کی ضرورت نہ ہوتی۔ اب جواب ایسے وقت میں آیا ہے۔ کہ نہ تو میں رمضان کی وجہ سے کراچی جا سکتا ہوں۔ اور نہ تھوڑے دنوں کے لئے ہزاروں روپیہ خرچ کر کے پہاڑ پر جا سکتا ہوں۔ صرف یہی چیز باقی رہ گئی ہے۔ کہ ربوہ میں رہوں۔ اور میری صحت برباد ہو۔ کسی نے سچ کہا ہے۔ خدا ایسے دوستوں سے بچائے۔

بہرحال موسم کی خرابی کی وجہ سے میری صحت سخت بگڑ گئی ہے۔ پیچھے تو ایسی حالت ہو گئی تھی۔ کہ مایوسی کی حد تک پہنچ گئی تھی۔ اور پچھلے سال فالج کے شدید حملہ کے بعد بھی طبیعت اتنی خراب نہیں ہوئی تھی۔ جتنی اس سال ہوئی۔ مگر اللہ تعالیٰ کا فضل ہوا۔ اور اس نے ڈاکٹروں کا ذہن اس طرف پھیرا کہ معدہ اور انتڑیوں کی طرف توجہ کرو۔ چنانچہ اس توجہ کے نتیجہ میں اب

پہلے سے افاقہ

محسوس ہوتا ہے۔ گو پورا آرام تو نہیں آیا۔ مگر اتنی طاقت پیدا ہو گئی ہے۔ کہ میں بات کر سکوں۔ حالانکہ نومبر دسمبر میں یہ کیفیت تھی۔ کہ میں نے سیر روحانی کے پانچ سو کالم کی نظر ثانی کی۔ جو کتابی صورت میں تین سو صفحات پر شائع ہو رہی ہے۔ اسی طرح قرآن کریم کی آخری صورتوں کا مضمون سوا سو کالم تک دیکھا۔ پھر جلسہ پر تقریریں بھی کیں۔ مگر اب یہ حالت تھی کہ ایک سطر بھی نہیں دیکھ سکتا تھا۔ ذرا بھی نظر ڈالتا، تو سر چکرانے لگ جاتا۔ اتوار سوموار تو طبیعت اتنی خراب ہو گئی۔ کہ میں گھر میں نماز سے پہلے سنتیں پڑھنے لگا۔ تو سنتیں پڑھنے کے لئے جھکتے ہوئے مجھے ایسا محسوس ہوا۔ جیسے کسی دیو نے مجھے اٹھا کر پانچ سات فٹ پرے پھینک دیا ہے۔ آخر میری بیوی دوڑتی ہوئی آئی۔ اور اس نے مجھے پیچھے سے پکڑا۔ مگر ایک عورت کیا کر سکتی ہے۔ میں پھر بھی زمین پر منہ کے بل گر گیا۔ مگر اس کے بعد میں نے غلطی کی۔ کہ نماز پڑھانے کے لئے آ گیا۔ اس خیال سے کہ کہیں

باجماعت نماز نہ رہ جائے

مگر اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ بعد میں کئی دن طبیعت بہت خراب رہی۔ بہرحال ان دنوں طبیعت اسی طرح خراب رہی ہے۔ کہ بعض دفعہ تو زندگی سے نفرت پیدا ہو جاتی تھی۔ کہ ایسی زندگی کو کیا کرنا ہے۔ بعض دوستوں کو بے شک اچھی خوابیں بھی آئی ہیں۔ مگر وہ اس امر کو مدنظر نہیں رکھتے کہ خوابیں ہمیشہ تعبیر طلب ہوتی ہیں۔ ایک دوست میرے پاس آئے۔ اور کہنے لگے۔ میں نے خواب میں دیکھا ہے۔ کہ میری بیوی کے منہ پر داڑھی اور مونچھیں ہیں۔ اور اس کے جسم پر بال بھی اگے ہوئے ہیں۔ مجھے اس خواب سے بڑی گھبراہٹ پیدا ہو گئی ہے۔ میں نے کہا۔ گھبراہٹ کی کوئی بات نہیں۔ تمہارے ہاں لڑکا پیدا ہوگا۔ اسی طرح مجھے یاد آیا۔ کہ ابن سیرین جو حسن بصری کے داماد تھے۔ اور جن کا مقام تصوف میں حضرت علیؓ کے بعد سمجھا جاتا ہے۔ ان کے پاس ایک شخص گھبرایا ہوا آیا۔ اور کہنے لگا۔ میں تو اپنی بیوی کو طلاق دینا چاہتا ہوں۔ میں نے خواب میں دیکھا ہے۔ کہ وہ ننگی لیٹی ہوئی ہے۔ اور دو مینڈھے اس کے سامنے آپس میں ٹکریں مار رہے ہیں۔ آپ مجھے اجازت دیں کہ میں اسے طلاق دے دوں۔ آپ نے فرمایا۔ تم بے وقوفی نہ کرو۔ تمہاری بیوی نے قینچی کے ساتھ صفائی کی ہے۔ جاؤ اندر جا کر پوچھو۔ وہ گیا اور تھوڑی دیر کے بعد آ کر کہنے لگا۔ کہ حضور آپ نے تو جان بچا لی۔ واقعہ یہی ہے کہ اس نے قینچی کے ساتھ صفائی کی تھی۔ تو خواب میں جو کچھ دکھایا جاتا ہے۔ اول تو اس کی تعبیر ہوتی ہے۔ دوسرے لوگ یہ نہیں سمجھتے۔ کہ ہر چیز کا ایک وقت ہوتا ہے۔ اگر وہ دیکھیں گے کہ شفا ہو گئی ہے۔ تو پھر اسی وقت شفا کا انتظار کرنے لگ جائیں گے۔ حالانکہ ایسا کبھی نہیں ہوا۔ کہ کسی کو خدا نے یہ دکھایا ہو۔ کہ اس کے ہاں بیٹا ہوا ہے۔ اور اسی وقت اندر سے بیوی کی آواز آ جائے۔ کہ الحمد للہ بیٹا پیدا ہو گیا ہے۔ پھر خدا تعالیٰ جو کچھ رویاء میں دکھاتا ہے۔ اس کو پورا کرنے کے سامان

ظاہری تدابیر

کو بھی کام میں لانا ضروری ہوتا ہے۔ قصہ مشہور ہے۔ کہ ایک بزرگ کے پاس

ضروری اعلان

رقم فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ میرے پاس شکایت کی گئی ہے۔ کہ اس سال میاں عبدالوہاب پسر حضرت خلیفہ اولؓ کو جلسہ سالانہ پر سٹیج کا ٹکٹ دیا گیا اور پھر منسوخ کر دیا گیا۔ حالانکہ مرزا ظفر احمد۔ میاں عباس احمد اور مرزا داؤد احمد کو ٹکٹ دیا گیا۔ حالانکہ میرا حکم تھا۔ کہ میرے بیٹوں کو جن کا باپ تقریر کر رہا ہوتا ہے۔ اور حضرت خلیفہ اولؓ کے بیٹوں میں سے کم از کم ایک کو ضرور ٹکٹ دیا جائے۔ مجھے رشد و اصلاح نے بتایا ہے۔ کہ چونکہ آپ کے حکم کے مطابق سٹیج چھوٹی بنائی گئی۔ اس لئے ٹکٹ نہیں دیا گیا ہے۔ اور مرزا ظفر احمد چونکہ ایک جماعت کے امیر تھے۔ اس لئے ٹکٹ دیا گیا۔ (اب وہ سارے بنگال کے امیر ہیں) پس جہاں تک مرزا ظفر احمد کے ٹکٹ کا سوال تھا۔ وہ جائز تھا۔ وہ قانون کے مطابق ملا۔ اور جہاں تک میاں عبدالوہاب کو ٹکٹ نہ دینے کا سوال تھا۔ وہ ناجائز تھا۔ کیونکہ میرے صریح حکم کے خلاف تھا۔ یہ جواب بھی درست نہیں۔ کہ سٹیج چھوٹی ہو گئی تھی۔ کیونکہ باوجود سٹیج چھوٹی ہونے کے سینکڑوں ٹکٹ جاری کئے گئے تھے۔ دوسرے یہ کہ مرزا ظفر احمد تو ایک جماعت کے امیر تھے۔ مگر مرزا داؤد احمد اور عباس احمد خاں کسی جماعت کے امیر نہیں تھے۔ مگر ایک اور بات سے اس سختی کی تلخی دور ہو جاتی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ سوائے میرے ان بیٹوں کے جو جلسہ کے کام کے افسر تھے۔ یا جن کی تقریریں تھیں۔ اور انہوں نے لازماً سٹیج پر آنا تھا میرے باقی بچوں کو بھی ٹکٹ نہیں دیا گیا۔ مثلاً مرزا خلیل احمد۔ مرزا حفیظ احمد۔ مرزا رفیق احمد وغیرہ کو ٹکٹ نہیں دیا گیا۔ مرزا ناصر احمد خود جلسہ کے افسر تھے۔ مرزا مبارک احمد خود لیکچرار تھے۔ اور مرزا منور احمد میرے attendent ڈاکٹر تھے۔ اور ڈاکٹر کو میرے جیسے مریض کے پاس رہنا ضروری تھا۔ پس گو یہ ٹکٹ نہ ملنا افسوسناک تھا۔ مگر جبکہ لیکچر دینے والے باپ اور خلیفہ وقت کے بیٹوں کو بھی ٹکٹ نہ ملا۔ تو اس میں کوئی شرارت اور منصوبہ معلوم نہیں ہوتا۔ میں نے یہ شکایت پہنچتے ہی اپنے بیٹوں کو بلا کر پوچھا۔ تو معلوم ہوا کہ ان کو ٹکٹ نہیں دیا گیا۔ گو مجھے افسوس ہوا۔ کہ میرا حکم نہیں مانا گیا۔ لیکن یہ خوشی ہوئی۔ کہ کوئی منصوبہ اور شرارت کار فرما نہ تھی آئندہ انشاء اللہ اگر خدا نے زندگی بخشی۔ تو میں ایسا قانون بنانے کی کوشش کروں گا۔ کہ کسی کو شکایت کا موقعہ نہ رہے۔ شکایت کنندہ نے کئی اور باتیں بھی لکھی ہیں۔ جو میرے علم میں غلط ہیں۔ مگر میں ان کا جواب پھر دوں گا۔ کیونکہ میں لکھوا نہیں سکتا۔ اصل میں بدظنی بہت سے برے خیالات دل میں پیدا کر دیتی ہے۔ اگر انسان بدظنی نہ کرے۔ اور گہری تحقیقات کرے۔ تو بہت سے بدخیالوں سے بچ جاتا ہے۔

مرزا محمود احمد ۲۱/۴/۵۶

ایک سپاہی آیا اور کہنے لگا دعا کیجئے کہ میرے ہاں بیٹا پیدا ہو۔ اس کے بعد وہ اٹھ کر چل پڑا مگر بجائے اس طرف جانے کے جس طرف سے آیا تھا وہ دوسری طرف روانہ ہو گیا۔ اس بزرگ نے اسے آواز دی اور پوچھا کہ کہاں جا رہے ہو تم آئے تو ادھر سے تھے اور جا اُدھر رہے ہو وہ کہنے لگا حضور میں چھاؤنی جا رہا ہوں۔ انہوں نے کہا اگر تم چھاؤنی جا رہے ہو تو میری دعا سے کچھ نہیں بن سکتا اگر تم نے بیٹا لینا ہے تو گھر کی طرف جاؤ۔ بہرحال جس طرح دعاؤں کی قبولیت کے لئے ظاہری تدابیر سے کام لینا بھی ضروری ہوتا ہے۔ اسی طرح خوابوں کے بعد بھی دعاؤں اور جدوجہد کو تیز کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ یہ نہیں چاہتا کہ سب کام وہ خود کرے۔ بلکہ وہ یہ بھی چاہتا ہے کہ بندے بھی اس میں حصہ لیں

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ

کا ہمیشہ یہ طریق تھا کہ جب بھی آپ کسی مریض کی نبض پر ہاتھ رکھتے۔ فوراً دعا کرنا شروع کر دیتے کہ یا اللہ مجھے نہیں پتہ کہ اس شخص کو کیا مرض ہے۔ اس کی بیماری اس کے اندر چھپی ہوئی ہے۔ اور تو ہی اس کو ظاہر کر سکتا ہے۔ اس کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ آپ کو سمجھا دیتا اور آپ مریض کو علاج بتا دیتے۔ پھر بعض دفعہ تعبیر یہ ہوتی ہے کہ ڈاکٹروں کی طرف توجہ کرو۔ ہم انہیں علاج سمجھا دیں گے۔ اور بعض دفعہ یہ مراد ہوتی ہے کہ دعائیں کرتے رہو آخر ان دعاؤں کے نتیجہ میں شفا ہو جائے گی مگر ناواقف اور روحانیت سے نابلد انسان سمجھتا ہے کہ جب خدا نے ایک نظارہ دکھا دیا ہے۔ تو مجھے کسی دعا یا مزید جدوجہد کی کیا ضرورت ہے۔ مجھے اب تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کا

ایک واقعہ

نہیں بھولتا (ضمناً میں یہ بھی کہہ دینا چاہتا ہوں کہ کئی لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کی روایات مجھ سے پوچھتے رہتے ہیں۔ مگر اس وقت کوئی خاص بات یاد نہیں آتی۔ اب موقع پر ایک بات یاد آ گئی ہے جن کو شوق ہو وہ لکھ لیں۔) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب آتھم کے متعلق پیشگوئی کی۔ اور اس کی میعاد کا آخری دن آیا۔ تو اس دن ایک احمدی پٹھان کی زور زور سے رونے اور چیخیں مارنے کی آوازیں آنی شروع ہوئیں کہ یا اللہ اپنے مسیح کو سچا کر دے یا اللہ آج دن ختم نہ ہو جب تک کہ آتھم مر نہ جائے۔ یہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے مطب کے ساتھ والے کمرے کا واقعہ ہے جو مسجد مبارک کے سامنے تھا اور جس میں ان دنوں مہمان ٹھہرا کرتے تھے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ جس کمرہ میں مطب فرمایا کرتے تھے وہ ایک لمبا سا کمرہ ہوا کرتا تھا اور اس میں حکیم مولوی قطب الدین صاحب آپ کے کمپونڈر کے طور پر کام کیا کرتے تھے۔ جب حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی وفات ہو گئی تو پھر وہ خود طبیب بن گئے۔ اور اسی کمرہ کے ایک حصہ میں مطب کرنے لگ گئے۔ دوسرے حصہ میں ہمارے موٹر کا گراج بن گیا تھا۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے اس مطب کے ساتھ ایک اور کمرہ ہوا کرتا تھا۔ جسے اس وقت مہمان خانہ کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا اور جس میں وہ پٹھان بھی ٹھہرا ہوا تھا جب آتھم کی پیشگوئی کا آخری دن آیا۔ تو اس نے اور اس کے بعض ساتھیوں نے مل کر شور مچانا شروع کر دیا کہ یا اللہ اپنے مسیح کو جھوٹا نہ کیجیئو یا اللہ آج دن ختم نہ ہو۔ جب تک کہ آتھم مر نہ جائے۔ ان دنوں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام عصر کے بعد مسجد میں بیٹھ جاتے اور شام تک وہیں تشریف رکھا کرتے تھے۔ آپ نے یہ شور سنا۔ تو فرمایا۔ انہیں جا کر سمجھاؤ کہ کیا خدا کو نہیں پتہ کہ اس نے کوئی پیشگوئی کی ہوئی ہے تم کیوں گھبرا رہے ہو اور خواہ مخواہ چیخیں مار رہے ہو۔ مگر ادھر تو بعض لوگوں کی یہ کیفیت تھی اور اُدھر چاچڑاں والے غلام فرید صاحب جو ایک بہت بڑے بزرگ گذرے ہیں۔ اور جن کے مریدوں میں نواب صاحب بہاولپور بھی شامل تھے ایک دفعہ ان کے سامنے بعض لوگوں نے آتھم کی پیشگوئی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مذاق اڑانا شروع کر دیا کہ مرزا صاحب نے کہا تھا کہ وہ اتنے عرصہ میں مر جائے گا۔ مگر نہ مرا۔ اور مرزا صاحب کی پیشگوئی جھوٹی نکلی۔ یہ مذاق جاری رہا۔ یہاں تک کہ نواب صاحب بھی اس ہنسی میں شریک ہو گئے۔ اس پر غلام فرید صاحب جوش میں آ گئے اور انہوں نے کہا۔ چپ رہو۔ تمہیں شرم نہیں آتی کہ تم اس شخص کا مذاق اڑا رہے ہو جس نے

ایک عیسائی کے مقابلہ میں

اپنی غیرت کا اظہار کیا۔ اس عیسائی نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دجال کہا تھا۔ جس پر مرزا صاحب کو جوش آ گیا اور وہ اس کے مقابلہ کے لئے نکل کھڑے ہوئے۔ تمہیں شرم نہیں آتی کہ تم اس عیسائی کی تائید کر رہے ہو۔ جس نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دجال کہا تھا۔ اور مرزا صاحب کا مذاق اڑا رہے ہو۔ حالانکہ انہوں نے اسلام کے لئے اپنی غیرت کا اظہار کیا تھا۔ پھر انہوں نے کہا۔ تم کہتے ہو آتھم نہیں مرا۔ آتھم مر چکا ہے۔ اور اس کی لاش میری آنکھوں کے سامنے پڑی ہے۔ چنانچہ تھوڑے ہی عرصہ کے بعد آتھم اس پیشگوئی کے مطابق مر گیا۔ اب دیکھ لو چاچڑاں والے بزرگ سمجھ گئے کہ پیشگوئی پوری ہو چکی ہے۔ مگر نواب بہاولپور نہ سمجھے اور انہوں نے سمجھا کہ پیشگوئی غلط نکلی ہے۔ اسی طرح خوابوں کی بھی تعبیریں ہوتی ہیں اور وہ اپنے وقت پر ظاہر ہوا کرتی ہیں۔ ابھی چند دن ہوئے ہیں میں نے

رؤیا میں دیکھا

کہ مفتی فضل الرحمٰن صاحب آئے ہیں جہاں میں سوتا ہوں اس کے قریب ہی ایک قالین نماز کے لئے بچھا ہوا ہے۔ میں نے دیکھا کہ مفتی صاحب آئے اور اس پر بیٹھ گئے اس پر میں بھی اپنی چارپائی سے اتر کر ان کے پاس بیٹھ گیا اور میں نے انہیں کہا کہ آپ نے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی صحبت میں بڑا وقت گذارا ہے۔ اور آپ ان کے کمپونڈر رہے ہیں۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کو فالج کے علاج کا بڑا دعوےٰ تھا۔ آپ کو ان کے تجربات کا علم ہو تو مجھے بھی بتائیں۔ اس پر انہوں نے بڑی لمبی باتیں شروع کر دیں۔ مگر مجھے کوئی نسخہ یاد نہ رہا۔ اور آنکھ کھل گئی۔ مفتی فضل الرحمٰن صاحب چونکہ طبیب تھے اسلئے میں نے سمجھا کہ اب اللہ تعالےٰ اپنی رحمانیت کے نتیجہ میں فضل نازل فرمائے گا چنانچہ اس رؤیا کے پانچ سات دن کے بعد ڈاکٹروں کی سمجھ میں بھی بات آ گئی کہ معدہ اور انتڑیوں کا علاج کرنا چاہیئے۔ اور طبیعت سنبھل گئی۔ ورنہ یہ پانچ سات دن ایسے گذرے ہیں جیسے کوئی جہنم میں پڑا ہوا ہو۔ مگر میں سمجھتا تھا کہ

رحمٰن کا ضرور فضل ہوگا

چنانچہ اس کا فضل ہوا اور بیماری سمجھ میں آ گئی۔ اگر ادھر میں خواب دیکھتا اور ادھر سمجھتا کہ فوراً شفا ہو جائے گی۔ تو غلطی ہوتی۔ دیکھ لو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالےٰ نے فرمایا تھا۔ ان الذی فرض علیک القرآن لرادک الی معاد۔ یعنی وہ خدا جس نے تجھ پر اپنی شریعت نازل کی ہے۔ وہ ضرور تجھے مکہ میں واپس لائے گا۔ مگر جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لے گئے۔ تو اس کے دوسرے ہی دن واپس نہیں آ گئے دوسرے سال بھی واپس نہیں آئے بلکہ کئی سال کے بعد آئے۔ تو ہر چیز کا ایک وقت مقدر ہوتا ہے۔ مومن کو چاہیئے کہ وہ اللہ تعالےٰ سے یہ دعا کرے۔ کہ جو خوابیں دکھائی گئی ہیں۔ ان کو وہ جلدی پورا کر دے۔ جیسا کہ خدام کے جلسہ میں میں نے کہا تھا۔ بعض لوگ صرف یہ دعا کرتے ہیں کہ خدا ان کو لمبی زندگی دے۔ حالانکہ بیماری میں یہ دعا کرنا کہ لمبی زندگی ہو۔ اس کے معنے یہ ہوتے ہیں کہ تکلیف اور بھی لمبی ہو جائے۔ دعا یہ کرو کہ اللہ تعالےٰ

صحت والی زندگی

دے اور کام کرنے والی زندگی دے۔ ایک دوست نے لکھا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ آپ جمعہ یا عید کا خطبہ پڑھا رہے ہیں۔ اور میں اللہ تعالےٰ سے یہ دعا کر رہا ہوں کہ یا اللہ تیرے پاس تو بڑے بڑے خلیفے ہیں اور تو اگر چاہے تو اچھے سے اچھے خلیفے دے سکتا ہے۔ لیکن ہم نے چونکہ ان کے ساتھ کام کیا ہے اس لئے ہمیں ان سے محبت ہے۔ تو اپنے فضل سے ان کو صحت دے۔ پھر القاء ہوا کہ تم یہ دعا کرو کہ یا اللہ تو ان کو صحت والی زندگی دے اور کام کرنے والی زندگی دے چنانچہ میں نے یہ دعا کی اس پر دوبارہ الہام ہوا کہ ایسا ہی ہوگا۔ ہم انہیں صحت والی زندگی بھی دیں گے۔ اور کام والی زندگی بھی دیں گے۔ پس ایسی خوابوں کے بعد انسان کو یہ دعا کرنی چاہیئے کہ الٰہی اگر یہ خوابیں پوری نہ ہوئیں۔ تو ہم جھوٹے ثابت ہوں گے۔ اسلئے تو اپنا فضل فرما اور ان خوابوں کو پورا فرما دے۔ میں نے جو مفتی فضل الرحمٰن صاحب والی خواب دیکھی تھی۔ اسکے پانچویں ساتویں دن صحت ہونی شروع ہو گئی تھی۔ پس خواب آ جانے کے یہ معنے نہیں ہوتے کہ اب اس کام کا کرنا خدا کے ذمہ ہے خدا تعالےٰ کے ذمہ تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا بھی کام نہیں تھا۔ اس کے لئے بھی آپ کو

محنت اور جدوجہد

کرنی پڑتی تھی۔ جب بدر کی جنگ ہوئی تو صحابہؓ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم نہیں کہہ سکتے کہ ہمیں فتح ہو گی یا شکست۔ اگر خدانخواستہ شکست ہوئی تو یا رسول اللہ ہمیں اپنی کوئی پرواہ نہیں۔ ہم مارے جائیں گے۔ تو اور ہزاروں مل جائیں گے۔ خود مدینہ میں ایسے لوگ موجود ہیں جو

اسلام کے فدائی ہیں۔ اور وہ آپ کے آگے بھی لڑیں گے۔ اور پیچھے بھی لڑیں گے۔ اور دشمن کو آپ کے قریب پہنچنے نہیں دیں گے۔ لیکن یا رسول اللہؐ اگر آپ کو کچھ ہو گیا۔ تو آپ دوبارہ دنیا کو نہیں مل سکتے۔ پھر چونکہ وہ جانتے تھے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے بعد اسلام کو سنبھالنے والے حضرت ابوبکرؓ ہیں۔ اس لئے انہوں نے کہا۔ یا رسول اللہ یہ دو تیز رفتار اونٹنیاں ہم نے باندھ دی ہیں۔ اگر ہم مارے جائیں۔ تو یا رسول اللہ ایک اونٹنی پر آپ بیٹھ جائیے اور ایک پر ابوبکرؓ بیٹھ جائیں۔ اور پھر ایڑی لگا کر فوراً مدینہ پہنچ جائیں۔ وہاں ہمارے بھائی موجود ہیں۔ جو اسلام کے لئے اپنی جانیں قربان کرنے کے لئے تیار بیٹھے ہیں۔ مگر جب رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے اس سے گریز کیا۔ تو انہوں نے علیحدہ ایک اونچی جگہ بنا دی۔ اور کہا یا رسول اللہ آپ اس مقام پر تشریف رکھیں۔ تاکہ دشمن آسانی سے آپ تک نہ پہنچ سکے۔ آپ نے اس جگہ بیٹھ کر اللہ تعالےٰ سے دعائیں کرنی شروع کر دیں۔ اور کہا اے اللہ

یہ ایک چھوٹی سی جماعت ہے

جو دنیا میں تیرا نام بلند کرنے کے لئے کھڑی ہوئی ہے۔ اگر یہ چھوٹی سی جماعت آج ہلاک ہو گئی۔ تو دنیا میں تیرا نام لینے والا کوئی باقی نہیں رہے گا۔ حضرت ابوبکرؓ نے جب رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کو اس تضرع کے ساتھ دعائیں کرتے دیکھا۔ تو انہوں نے کہا۔ یا رسول اللہ آپ کیا کر رہے ہیں۔ کیا خدا کے وعدے نہیں کہ وہ ہمیں فتح دیگا۔ آپؐ نے فرمایا بے شک خدا کے وعدے ہیں۔ لیکن ہمارا بھی فرض ہے۔ کہ ہم اس سے دعائیں کریں۔ پس اگر کسی کو کوئی خواب آجاتی ہے۔ تو اسکی ذمہ داری کم نہیں ہو جاتی۔ بلکہ زیادہ ہو جاتی ہے۔ اور

اس کا فرض

ہوتا ہے۔ کہ وہ اللہ تعالےٰ سے کہے۔ کہ یا اللہ تو جانتا ہے۔ کہ یہ خواب میں نے نہیں بنائی۔ تو نے خود مجھے یہ خواب دکھائی تھی۔ اب اگر یہ خواب پوری نہیں ہوتی۔ تو تیرے ساتھ میں بھی جھوٹا ہو جاتا ہوں۔ تو فضل کر اور اس خواب کو پورا فرما۔ تاکہ میں جھوٹا نہ بنوں۔ پھر بعض دفعہ خواب کی یہ بھی غرض ہوتی ہے کہ

عقلی طور پر

علاج سوچے جائیں۔ اور خدا تعالےٰ نے حصول مقصد کے لئے جو ذرائع پیدا کئے ہیں۔ ان سے فائدہ اٹھایا جائے۔ اسی طرح دعاؤں کے نتیجہ میں بعض دفعہ اتنا وقت مل جاتا ہے۔ کہ انسان کئی قسم کے کام کر سکتا ہے۔ اچانک موت آجائے تو سب کام ادھورے رہ جاتے ہیں۔ لیکن اگر وقت مل جائے۔ تو انسان دعائیں بھی کر سکتا ہے۔ اور علاج بھی کر سکتا ہے۔ اور اپنے کئی کاموں کو بھی مکمل کر لیتا ہے۔ بہرحال جب خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی خواب دکھایا جائے۔ تو انسان کا فرض ہوتا ہے۔ کہ وہ اس کے لئے دعاؤں سے کام لے۔ اور یہ نہ سمجھ لے۔ کہ اب یہ کام اللہ تعالےٰ ہی کرے گا مجھے اس میں دخل دینے کی ضرورت نہیں۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ بعض دفعہ خدا تعالیٰ ہی بندے کا سارا کام اپنے ذمہ لے لیتا ہے۔ مگر ایسا شاذ و نادر کے طور پر ہوتا ہے۔ مجھے یاد ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ایک دفعہ بیمار ہوئے۔ اور آپ کو خطرناک کھانسی شروع ہو گئی۔ رات اور دن آپ کھانستے رہتے تھے۔ اور یہ کھانسی اتنی بڑھ گئی۔ کہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کو شبہ ہوا۔ کہ کہیں آپ کو سل نہ ہو گئی ہو۔ چونکہ آپ کو دوائیں پلانے کا کام میرے سپرد تھا۔ اس لئے بچپن کے لحاظ سے میں بھی اپنے آپ کو مشورہ دینے کا اہل سمجھنے لگ گیا۔ ایک دفعہ باہر سے کوئی دوست آئے۔ اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے کوئی پھل لائے۔ غالباً کیلے تھے۔ جو انہوں نے پیش کئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دیکھتے ہی فرمایا۔ کہ لاؤ اور مجھے کیلا دو۔ چونکہ کیلے میں بھی تھوڑی سی ترشی ہوتی ہے۔ اور میں سارا دن دوائیں پلا پلا کر اپنے آپ کو بھی مشورہ دینے کا اہل سمجھتا تھا۔ میں نے کہا۔ کہ کیلا آپ کے لئے مناسب نہیں۔ آپ نے فرمایا جانے دو لاؤ کیلا۔ خدا نے مجھے کہا ہے۔ کہ اچھے ہو جاؤ گے۔ اس لئے اب کسی علاج کی ضرورت نہیں۔ چنانچہ واقعہ میں اس کے بعد آپ کو

صحت ہو گئی

اب دیکھو وہی چیز جو کھانسی پیدا کرنے والی تھی۔ اللہ تعالےٰ کی خاص مشیت کے ماتحت کھانسی نہ پیدا کر سکی۔ اور آپ اچھے ہو گئے۔ بلکہ میں نے جب زیادہ اصرار کیا۔ تو آپ نے فرمایا۔ جاؤ جاؤ پرے جا کر بیٹھو۔ ابھی الہام ہوا ہے۔ کہ کھانسی دور ہو گئی۔ اس لئے اب کسی علاج اور احتیاط کی ضرورت نہیں۔ پس کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ مومن کا کام اپنے ذمہ لے لیتا ہے۔ مگر زیادہ تر ایسا ہی ہوتا ہے۔ کہ مومن کو خود بھی دعاؤں اور جدوجہد سے کام لینا پڑتا ہے۔ پس دعائیں کرو۔ اور پہلے سے زیادہ کرو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ جسم میں بیماری کا تلاش کرنا ایسا ہی ہوتا ہے۔ جیسے تاریک مکان میں سوئی تلاش کرنا۔ اگر بیماری نظر آجائے۔ تو یہ بھی خدا تعالیٰ کے

فضل کی علامت

ہوتی ہے۔ پس جن دوستوں کو خوابیں آتی ہیں۔ انہیں مایوس نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ ان کو سمجھنا چاہیئے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے ان کو بشارت دی ہے۔ کہ اگر تم دعائیں کرو گے۔ تو یہ اچھے ہو جائیں گے۔ گویا اللہ تعالےٰ نے ان کا حوصلہ بڑھا دیا ہے۔ اور حوصلہ بڑھ جائے۔ تو یہ بھی بڑی اچھی بات ہوتی ہے۔ حوصلہ گر جائے۔ تو اچھے بھلے آدمی کی جان نکل جاتی ہے۔

عید فنڈ

اس چندہ کے متعلق عام طور پر کچھ غلط فہمی پائی جاتی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ اس کی آمد نہ ہونے کے برابر ہوتی ہے۔ حالانکہ صحیح طور پر اس کے مقاصد سمجھنے سے یہی مد سلسلہ کا بار اتارنے کا ایک موثر ذریعہ بن سکتی ہے۔ یہ چندہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ مبارک سے جاری ہے۔ اور اس وقت عملی طور پر اس کی شرح ہر کمانے والے کے لئے ایک روپیہ فی کس رائج ہو گئی تھی۔ اس وقت ایک روپیہ کی کچھ قیمت ہوتی تھی۔ ایک روپیہ سے من بھر اناج یا سیر بھر گھی خریدا جا سکتا تھا۔ اب روپیہ کی قیمت میں بہت کمی آگئی ہے۔ لیکن دوستوں کے ذہن میں ابھی اس کی پرانی شرح ایک روپیہ فی کس ہے۔ حالانکہ آمدنیاں کئی گنا بڑھ چکی ہیں۔ لیکن اس شرح پر بھی پچھلے سالوں میں بہت ہی کم دوست ادائیگی کرتے رہے ہیں۔ زیادہ تر دوست یا تو کچھ آنے دیتے ہیں۔ یا سرے سے کچھ بھی نہیں۔

جہاں تک خاکسار نے اس چندہ کے متعلق غور کیا ہے۔ اس کی غرض یہ تھی۔ کہ عید کی خوشی میں اسلام کو بھی شامل کر لیا جاوے۔ کیونکہ اس زمانہ میں تمام روئے زمین پر اور کوئی ہستی اتنی محتاج نہیں۔ جتنا دین اسلام بے کس اور محتاج ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ احمدی احباب نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کیا ہوا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے انہیں اس عہد کو نبھانے کی توفیق مل رہی ہے۔ لیکن مومن کو ثواب کا کوئی موقعہ ضائع نہیں کرنا چاہیئے۔

پس عید کی خوشی میں دوست جتنا مال خرچ کرتے ہیں۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے عہد کا لازمی نتیجہ یہ ہونا چاہیئے۔ کہ اس مال کا کم از کم نصف حصہ دین کے استحکام اور اپنی اور اپنی آئندہ نسلوں کے لئے دائمی راحت و آرام کے حصول کے لئے عید فنڈ کی شکل میں سلسلہ کو ادا کر دیا جائے۔ اور باقی نصف اپنی اور اپنی اولاد اور اپنے عزیزوں کی عارضی خوشنودی کے لئے عید منانے پر خرچ کیا جاوے۔ اگر دوست اس بات کو سمجھ لیں۔ تو مجھے امید ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ انہیں بہت جلد ابدی عید کے سامان ارزانی فرمائیگا۔

قرآن پاک میں سورہ بقرہ کے رکوع ۲۷ میں آتا ہے۔ یسئلونک ماذا ینفقون۔ قل العفو۔ کذالک یبین اللہ لکم الآیات لعلکم تتفکرون ۝ فی الدنیا والآخرۃ۔ ترجمہ:۔ جو لوگ تجھ سے پوچھتے ہیں۔ کہ وہ کتنا خرچ کریں۔ کہہ دو پاکیزہ اور بہترین حصہ (یا تمام بچت) اس طرح اللہ تعالیٰ اپنی آیتیں کھول کھول کر بیان کرتا ہے۔ تاکہ تم غور کرو اس ورلی زندگی کے بارہ میں بھی۔ اور دوسری زندگی کے بارہ میں بھی۔

اگر "عفو" کے ایک معنی یعنی پاکیزہ اور برگزیدہ مال نظر انداز بھی کر دیئے جائیں۔ اور عید فنڈ کے متعلق غور کرنے کے لئے دوسرے معنی یعنی "تمام بچت" پر ہی انحصار کیا جاوے۔ تو اس آیت کے دو مفہوم ہو سکتے ہیں۔ ایک یہ کہ انتہائی کفایت شعاری [illegible] گذارہ کرو۔ اور جتنا زیادہ سے زیادہ مال تم بچا سکو۔ وہ اللہ کی راہ میں خرچ کرو۔ خوب سوچ بچار کر کے اندازہ لگاؤ۔ کہ فوری ضروریات کے پورا کرنے کے لئے کم از کم کتنی رقم کی ضرورت ہوگی۔ اس سے زیادہ ان عارضی ضروریات پر خرچ نہ کرو۔ باقی تمام رقم قومی ضروریات کے لئے دیدو۔ بعض لوگ اس آیت کا ایک دوسرا مفہوم بھی سمجھتے ہیں۔ وہ یہ کہ زیادہ سے زیادہ خرچ کرنے کی کوشش کرو۔ اور فضول خرچی کے لئے تمہاری انتہائی کوششوں کے باوجود بھی اگر کچھ بچ رہے تو وہ خدا کی راہ میں دے دو۔ اور اگر تمہاری خرچ کرنے کی کوششیں پوری کامیابی حاصل کر لیں اور باقی کچھ نہ بچ سکے۔ تو مجبوری ہے۔ چندہ مانگنے والوں سے معذرت کر دو۔ کہ صاحب اپنے ہی خرچ پورے نہیں ہوتے۔ آپ کو [illegible] ہر ذوق سلیم رکھنے والی جان سمجھ [illegible] ہے۔ کہ کونسا مفہوم درست ہے۔ کونسا مفہوم رحمٰن کی رحمت ہے۔ اور کونسا مفہوم شیطان کا فریب۔ کس عمل سے دین و دنیا کی بھلائی [illegible] سکتی ہے۔ اور کس عمل سے دونوں جہانوں کی بربادی۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں غور کے تو راستے کھولے ہیں۔ ان سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ اور سوچنا چاہیئے۔ کہ کونسا طریق اختیار کر کے ہم ایک حد تک اپنی موجودہ [illegible] بھی پوری کر سکتے ہیں۔ (الدنیا) اور ایک حد تک ہم آئندہ کے لئے اپنی قومی زندگی [illegible] سامان بھی مہیا کر سکتے ہیں (الآخرہ

(باقی صفحہ ۸ پر)

احمدی مستورات کے دو شاندار کارنامے

انگلستان اور ہالینڈ میں دو عظیم الشان مساجد کا قیام

قارئین الفضل نے ۳؍ اپریل ۱۹۵۶ء کی اشاعت میں مسجد ہالینڈ کی تقریب افتتاح کی رپورٹ مطالعہ فرمائی ہوگی۔ اس میں مکرم محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے حسب ذیل ارشادات خصوصیت کے ساتھ قابل غور ہیں۔

"ممکن ہے اس حقیقت سے ہر شخص آگاہ نہ ہو کہ اس مسجد کی تعمیر اس فنڈ سے ہوئی ہے جو ہماری احمدی بہنوں نے جمع کیا ہے۔ اور اس فنڈ میں جن مستورات نے حصہ لیا ہے ان کا بیشتر حصہ غریب ہی نہیں بہت ہی غریب ہے۔ ایسے حالات میں ان کا یہ کارنامہ ان کی بہت بڑی قربانی کا آئینہ دار ہے۔"

اس قسم کی بہت بڑی قربانی کا نمونہ ہماری بہنوں نے آج سے بتیس سال پہلے ۱۹۲۴ء میں بھی پیش کیا تھا۔ جس کا ذکر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ ۱۹۵۲ء پہ ان الفاظ میں فرمایا۔

"لجنہ اماء اللہ کی طرف سے جرمن میں مسجد بنانے کے لئے ایک چندہ کیا گیا تھا لیکن بعد میں بعض روکیں پیدا ہو گئیں اور وہ مسجد نہ بنی۔ بعد میں اس روپیہ سے لنڈن میں مسجد بنا دی گئی۔ گویا لنڈن کی مسجد اماء اللہ کے روپیہ سے بنی ہے۔"

جیسا کہ محترم جناب چوہدری صاحب موصوف کی وضاحت سے ظاہر ہے کہ ہماری بہنوں نے کن نامساعد حالات میں قربانیاں کی ہیں۔ پس دفتر ہذا اس موقعہ پر اپنی بہنوں کا شکریہ ادا کرنا اپنا فرض سمجھتا ہے۔ جزاھم اللہ تعالےٰ باحسن الجزاء۔ یہ کوئی معمولی شرف نہیں جو ہماری بہنوں کے حصہ میں آیا کہ تثلیث کے دو اہم مراکز میں دو مساجد کا قیام ان کی مالی قربانی سے منسوب ہے۔ ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔

اپنی بہنوں پر اللہ تعالےٰ کے اس غیر معمولی فضل کے اظہار پر میں ان کی خدمت میں یہ عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ اس مسجد کے بعض اخراجات قرض لے کر پورے کئے گئے ہیں جن کی واپسی کی ذمہ داری لجنہ اماء اللہ پر عاید ہوتی ہے۔ مجھے امید ہے کہ جس طرح انہوں نے لنڈن کی مسجد سے متعلق ہر قسم کی ذمہ داری کو باحسن طریق تکمیل تک پہنچا کر دم لیا تھا اسی طرح وہ اس ذمہ داری کو بھی جلد از جلد پورا کر کے انشاء اللہ ثابت کر دکھائیں گی کہ وہ اپنے مقدس امام کی مقدس آواز پر لبیک کہنے میں مردوں سے کسی لحاظ سے بھی پیچھے نہیں۔

ہماری بہنوں کے یہ دو کارنامے یقیناً تاریخ احمدیت میں ہمیشہ جلی حروف سے لکھے جائیں گے۔

(نائب وکیل المال تحریک جدید)

مصباح کے پرچے مطلوب ہیں

مجھے مصباح کے پرانے پرچے (۱) مئی جون ۱۹۵۲ء (۲) جنوری۔ فروری۔ مئی۔ جون ستمبر۔ دسمبر ۱۹۵۱ء (۳) ستمبر ۱۹۵۳ء درکار ہیں۔ جن کے پاس ہوں بذریعہ وی۔ پی ارسال فرمائیں۔

امۃ اللہ خورشید مدیرہ مصباح ربوہ

پتے مطلوب

(۱) ماسٹر محمد عبد اللہ صاحب جو نوشہرہ ... اور ... پرائمری سکول کھیوہ باجوہ میں کام کر چکے ہیں اور بعد ازاں استعفا دے کر منٹگمری کے ضلع میں چلے گئے ہیں۔ ان کے ایڈریس کی ضرورت ہے وہ جہاں بھی ہوں اپنے ایڈریس سے مطلع فرمائیں۔ ماسٹر عبد الرشید

ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر پرائمری سکول نوشہرہ۔ ڈاکخانہ خاص تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ

(۲) چوہدری سعد اللہ صاحب سیال واقف زندگی سابق مینیجر محمود آباد سٹیٹ سندھ اپنے موجودہ پتے سے مطلع فرمائیں۔ غلام مصطفےٰ ڈھنی بخش سندھی

ڈاکخانہ ٹھاروشاہ ضلع نواب شاہ معرفت حکیم محمد یعقوب صاحب احمدی ٹھاروشاہ

چندہ سیکنڈ نیوین مشن اور لجنات اماء اللہ

لجنات اماء اللہ کے ذمہ سیکنڈے نیوین مشن کے لئے تین ہزار کی رقم لگائی گئی تھی۔ اس چندہ کی تحریک پر چھ ماہ کا عرصہ گذر چکا ہے۔ لیکن نہایت افسوس کی بات ہے کہ اب تک مستورات کی طرف سے صرف -/۱۲۰۵ روپے کی رقم جمع ہوئی ہے جو وعدہ کا تیسرا حصہ ہے۔ مستورات نے جب بھی کسی قربانی کا موقعہ آیا ہمیشہ ہی اپنی روایات کو قائم رکھتے ہوئے شاندار قربانیاں کی ہیں معلوم ہوتا ہے کہ چندہ وصول کرنے والی عہدہ داروں کی طرف سے تساہل سے کام لیا جا رہا ہے میں اس اعلان کے ذریعہ عہدہ داروں کو توجہ دلاتی ہوں کہ جلد از جلد وہ اپنی اپنی لجنات سے چندہ وصول کر کے بھجوائیں اور جہاں لجنہ اماء اللہ قائم نہیں وہاں کی مستورات کی خدمت میں گذارش کرتی ہوں کہ وہ براہ راست مجھے چندہ بھجوا دیں۔ بہت سی لجنات ایسی ہیں جن کی طرف سے ابھی تک ایک پیسہ بھی چندہ نہیں آیا جو نہایت ہی قابل افسوس بات ہے

بعض بڑی بڑی لجنات مثلاً کراچی۔ سیالکوٹ۔ پشاور۔ گجرات۔ لائلپور۔ سرگودھا کی طرف سے کوئی چندہ ابھی تک وصول نہیں ہوا۔ اگر کسی بہن نے ان لجنات میں سے چندہ بھجوایا ہو تو اطلاع دیں۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ضروری اعلان

یہ مہینہ ہمارے مالی سال کا آخری مہینہ ہے۔ اس لئے تمام جماعتوں کو چاہیئے کہ چندہ کی وصول شدہ رقوم جلد جلد یہاں بھجیں تا وہ تمام رقوم اس سال کے حساب میں شمار ہو جائیں شہری جماعتیں خاص طور پر کوشش فرمائیں کہ ان کے احباب کے بقایاجات کی رقوم ۳۰؍ اپریل ۱۹۵۶ء تک داخل خزانہ ہو جائیں۔

دیہاتی جماعتوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ ربوہ کے ڈاکخانہ سے منی آرڈر تقسیم ہونے میں بعض دفعہ دس بارہ دن تک دیر ہو جاتی ہے۔ تمام جماعتوں سے التماس ہے کہ وہ اس مہینہ میں زیادہ سے زیادہ بقایاجات وصول کرنے کی کوشش کریں اور وصول شدہ رقم جلد سے جلد یہاں بھجوانے کا انتظام کریں۔ کوئی جماعت کوئی رقم روک نہ رکھے۔ خواہ وہ ہنگامی تاریخ کے بعد ہی وصول ہو۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) چوہدری سردار محمد صاحب سیکرٹری مال گھسیٹ پورہ ضلع لائلپور (سابق لودھی ننگل۔ گورداسپور) کا نمبرداری کا کیس دائر ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں کامیاب فرمائے۔ آمین

عبد الرحیم پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گھسیٹ پورہ۔ لائلپور

(۲) مکرم چوہدری عزیز احمد صاحب واقف زندگی نائب ناظر بیت المال عرصہ سے ٹی۔ بی۔ سے بیمار چلے آرہے ہیں اور اس وقت سوئٹزرلینڈ کے ایک ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں محمد عبد اللہ قریشی ربوہ

(۳) میرے والد محترم مرزا نذیر علی صاحب بوجہ بواسیر ایک عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں اپریشن کی وجہ سے زیادہ تکلیف ہے۔ احباب ان کی صحت کے واسطے درد دل سے دعا فرمائیں۔ مرزا حمید احمد دفتر خزانہ ربوہ

(۴) چوہدری بشیر احمد صاحب ریلوے ملازم ۳؍ اپریل سے بیمار ہیں اور ریلوے ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور دیگر دوستوں سے گذارش ہے کہ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (سلطان علی لاہور)

(۵) خاکسار عرصہ دراز سے مختلف عوارض میں مبتلا ہے۔ بزرگان سلسلہ کی خدمت میں التماس ہے کہ خاکسار کی شفاء عاجلہ و صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز خاکسار کی ممانی صاحبہ سیدہ عشرت النساء صاحبہ عرصہ سے سخت علیل ہیں۔ ماموں زاد بہن سیدہ فاطمہ خاتون کی طبیعت بھی ان دنوں ناساز ہے۔ اور مخدومی ماموں صاحب حضرت مولوی سید محمد احمد صاحب پراونشل امیر صوبہ اڑیسہ (انڈیا) بھی اکثر اوقات بیمار ہو جایا کرتے ہیں۔ ان تمام کی شفا عاجلہ و صحت کاملہ کے لئے بھی عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔ سید مشتاق احمد سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ سمبلپور صوبہ اڑیسہ

(۶) بتاریخ ۴/۴/۵۶ میرے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے مگر اسی دن سے میری اہلیہ بعارضہ بندش پیشاب سخت بیمار ہے اور نومولود بھی سخت بیمار ہے۔ احباب درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے خاص فضل کے ماتحت انہیں صحت بخشے آمین سردار خان سب انسپکٹر پولیس

(۷) میرا بھانجہ نصیر الدین چار یوم سے بوجہ بلڈ پریشر سخت تکلیف میں مبتلا ہے۔ بینائی کو بھی ضعف پہنچا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔ مسعود احمد خورشید ولد مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری۔ از لاہور

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۴۳۲۷ میں نصیر عنایت اللہ بنت چوہدری عنایت اللہ قوم جٹ پیشہ ڈاکٹری عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۳۵ جنوبی ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودھا صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۲/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں اس وقت میری آمد اندازاً ۔/۲۵۰ روپے تنخواہ ماہوار ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر متروکہ جائداد ثابت ہو اس کے بھی دسواں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہو گی۔

الامۃ موصیہ نصیر عنایت اللہ ایم۔ بی۔ بی۔ ایس

گواہ شد شیخ محمد حسین پنشنر محلہ گڑھا۔ چنیوٹ

گواہ شد عنایت اللہ بی۔ ایس۔ سی۔ اے۔ آئی۔ ڈی۔ ای۔ محکمہ زراعت سیالکوٹ

نمبر ۱۴۳۲۳ میں غلام فاطمہ زوجہ مستری نور احمد صاحب قوم گھوکھر پیشہ خانہ داری۔ عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن ڈسکہ محلہ ٹھٹھیاراں ڈاکخانہ ڈسکہ کوٹ ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اس وقت میری کوئی جائداد نہیں ہے۔ صرف حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ۔/۴۰۰ اور زیور طلائی یکصد روپیہ ہے۔ جس کی رقم مبلغ ۔/۵۰۰ روپے ہوتی ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں۔ میری وفات کے بعد اگر کوئی میری جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی صدر انجمن احمدیہ ربوہ ۱/۱۰ حصہ کی مالک ہو گی۔

الامۃ غلام فاطمہ بقلم خود۔

گواہ شد۔ ملک غلام نبی سیکرٹری مال ڈسکہ

گواہ شد نور احمد بقلم خود خاوند موصیہ

نمبر ۱۴۳۴۸ میں ناصرہ بیگم بنت عبد الواحد صاحب مدرس زوجہ غلام احمد مصطفٰی قوم ڈوگر پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن نانو ڈوگر ڈاکخانہ مانگا ضلع شیخوپورہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۳/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ ہے زیور طلائی ۴/۱ تولہ جس کی قیمت مبلغ ۔/۴۵۰ روپے ہے اور کل میزان مبلغ ایک ہزار چار سو پچاس روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

الامۃ ناصرہ بیگم۔

گواہ شد۔ عبد الواحد مدرس سیکرٹری مال والد موصیہ مذکور۔

گواہ شد غلام احمد مصطفٰی خاوند موصیہ مذکور بقلم خود

نمبر ۱۴۳۴۹ میں عظیم بی بی زوجہ ملک معراج الدین قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن نانو ڈوگر ڈاکخانہ مانگا ضلع شیخوپورہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۳/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ ہے۔ زیور اس وقت کوئی نہیں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

الامۃ بقلم خود عظیم بی بی۔

گواہ شد معراج الدین خاوند موصیہ مذکور بقلم خود

گواہ شد نذیر احمد مدرس نانو ڈوگر ضلع شیخوپورہ۔

نمبر ۱۴۳۶۳ میں عائشہ بی بی بیوہ حکیم محمد اسمٰعیل صاحب احمدی مرحوم قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۴ء ساکن ننکانہ صاحب ڈاکخانہ ننکانہ ضلع شیخوپورہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۳/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد اس وقت نقد یکصد روپیہ جو کہ میرے بھتیجے کے پاس ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی

الامۃ نشان انگوٹھا عائشہ بی بی۔

گواہ شد ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

گواہ شد۔ اللہ داد خاں سیکرٹری وصایا کو جماعت احمدیہ ننکانہ صاحب۔ ضلع شیخوپورہ

نمبر ۷۹۲۸ میں حسین بیگم زوجہ مولوی غلام رسول صاحب قوم میر پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال ساکن دار العلوم قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۴/۲۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت جائداد حسب ذیل ہے۔ میرے والد صاحب مکرم کا ایک پختہ مکان واقعہ شہر سیالکوٹ میں ہے جس کی قیمت موجودہ بازار کے لحاظ سے تقریباً دو ہزار روپیہ ہے۔ جس میں ہم دو ہمشیرگان اور دو بھائی اور ایک والدہ شریک ہیں۔ میں اپنے حصہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ جو جائداد بھی بعد الوفات ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ ہو گی۔ اس کے علاوہ طوعاً میں کچھ نہ کچھ حصہ آمد میں بھی ادا کرتی رہوں گی۔

الامۃ:۔ بقلم خود حسین بیگم

گواہ شد:۔ منیر احمد دینس پسر موصیہ

گواہ شد:۔ چوہدری محمد اشرف دینس احمدی واقف زندگی۔

نمبر ۱۴۳۲۶ میں مسماۃ حشمت بی بی بیوہ عبد الستار صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۷۲ سال تاریخ بیعت سنہ ۱۹۲۰ء ساکن نارووال ڈاکخانہ نارووال ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۲/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ البتہ اس وقت میرے پاس مبلغ یکصد روپیہ نقد موجود ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو گی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہو گی۔ الامۃ۔ نشان انگوٹھا۔ مسماۃ حشمت بی بی موصیہ۔

گواہ شد:۔ نواب الدین احمدی داماد موصیہ نارووال ضلع سیالکوٹ

گواہ شد:۔ عبد الحمید بٹ موصی ۱۰۶۷ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ نارووال ضلع سیالکوٹ۔

نمبر ۱۴۳۵۱ میں حمیدہ زوجہ ملک بشیر احمد صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن شہر جھنگ ڈاکخانہ جھنگ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۲/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

تفصیل جائداد:۔ (۱) دین مہر مبلغ ایکہزار روپیہ صرف ذمہ خاوند ملک بشیر احمد صاحب (۲) زیور طلائی جوڑی کانٹے وغیرہ وزنی تخمیناً پانچ تولہ۔ (۳) میں مندرجہ بالا اپنی ملکیت کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں (۴) میری وفات کے وقت علاوہ مندرجہ بالا جائداد کے اگر کوئی مزید جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی

الامۃ۔ حمیدہ بقلم خود

گواہ شد:۔ سرفراز علی سکرٹری مال سیالکوٹ چھاؤنی۔

گواہ شد:۔ بشیر احمد خان عزیز منزل نزد جامعہ مسجد سیالکوٹ چھاؤنی۔

نمبر ۱۴۳۲۴ میں زینب بی بی زوجہ فضل محمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن گھمیانہ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۲/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری جائداد غیر منقولہ کوئی نہیں حق مہر وصول کر چکی ہوں میرے پاس پٹن سونا ۱½ تولہ بالیاں ½ تولہ انگوٹھی ½ تولہ چوڑیاں ۴ تولہ کانٹے ا تولہ ہے کل وزن ۷½ تولہ ہے جس کی کل قیمت موجودہ ۔/۷۵۰ روپے ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی میں وصیت کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد دفتر صدر انجمن احمدیہ بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت ادا کردہ سے منہا کر دی جائیگی اگر اسکے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو گی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہو گی جیب خرچ ۔/۸/۱۰ روپے ماہوار ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔

الامۃ:۔ زینب بی بی بقلم خود

گواہ شد:۔ عبد الرحیم عارف مبلغ سلسلہ احمدیہ گھمیانہ ضلع جھنگ۔

گواہ شد:۔ احمد دین بقلم خود سیکرٹری تعلیم و تربیت گھمیانہ ضلع جھنگ۔

معذرت

مؤرخہ ۲۲ر اپریل ۱۹۵۶ء کے پرچہ میں اڈیٹوریل زیر عنوان "نعرہ بازی" کے شروع میں المنیر کے جس مراسلہ کے متعلق لکھا گیا ہے کہ اسی پرچہ میں شائع کیا جا رہا ہے وہ غلطی سے اس پرچہ کی بجائے ۲۴ر اپریل کے پرچہ میں صفحہ ۶ پر شائع ہوا ہے۔

عید فنڈ (بقیہ صفحہ ۵)

پس میں تمام احباب سے گذارش کرتا ہوں کہ اسی رمضان سے صحیح طریق کار اختیار کریں۔ پوری پوری کفایت سے کام لے کر چندوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور آئندہ عید کی خوشیوں میں اسلام کو ضرور شامل کریں اور اس عید کے لئے آپ جس قدر رقم خرچ کرنے کی استطاعت رکھتے ہوں اس کا کم از کم نصف حصہ ضرور عید فنڈ میں ادا کریں۔

عہدیداروں کو ابھی سے اپنے احباب کو عید فنڈ کے لئے تیار کرنا چاہیئے۔ مجھے امید ہے کہ اگر عید فنڈ کا صحیح مقصد احباب کرام کے ذہن نشین کرا دیا جائے تو صاحب استطاعت احباب دس فیصدی - پچاس فیصدی - سو فیصدی تک بخوشی ادا کر دیں گے البتہ غیر مستطیع احباب سے جو کچھ وہ دیں قبول کر لیا جاوے اگر یہ چندہ عید سے قبل فطرانہ کے ساتھ ہی وصول کر لیا جائے تو انشاء اللہ وصولی میں بہت آسانی ہو سکتی ہے۔ مگر یاد رہے کہ یہ فنڈ مرکزی ہے۔ اس لئے اس کی رقم مرکز میں آنی چاہیئے اس کا کوئی حصہ مقامی طور پر خرچ نہ کیا جائے۔

(ناظر بیت المال ربوہ)